زمانہ آیا ہے بے حجابی کا!!

پروفیسر ڈاکٹر
اعجاز فاروق اکرم

ہفت روزہ نیشن لندن کی ایک خبر کے مطابق کراچی میں ایک دلہا کے دوستوں نے اس کی نئی نویلی دلہن کے ساتھ زیادتی کی اور اپنے دلہا دوست کو قتل کر کے فرار ہو گئے۔

تفصیلات کے مطابق تقریب ولیمہ میں شامل دوستوں نے اپنے دوست کی دلہن کے ساتھ جب کچھ وقت گپ شپ میں گزارا تو دلہن انہیں پسند آ گئی، چنانچہ ولیمہ کے دوسرے دن جب وہ بری نیت کے ساتھ اپنے دوست کے گھر گئے تو دوست نے ازراہ دوستی اپنی بیوی کو چائے وغیرہ کے ساتھ ان کی خاطر مدارت کرنے کو کہا، دوستوں نے چائے پی ازاں منصوبہ بندی کے تحت اپنے ہی دوست کو قتل کر کے اس کی بیوی کے ساتھ زیادتی کی اور فرار ہو گئے۔

قارئین! یہ لرزہ خیز داستان ایک مسلم معاشرے کی ہے جو اخبارات کی زینت بن گئی ورنہ ہمارے معاشرے میں ایسی کتنی گھناؤنی اور وحشیانہ داستانیں ہر روز جنم لیتی ہیں، ان کا کوئی حساب و کتاب نہیں، کیا یہ داستان ان لوگوں کے چہروں پر ذلت وخفت سے بھرپور ایک طمانچہ نہیں جو شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے علاوہ روزمرہ کی زندگی میں خواتین اور مرد حضرات کے آزادانہ اختلاط، میل جول اور ہنسی مذاق کو ترقی یافتہ ہونے کی علامت قرار دیتے ہیں اور جو گھرانے پردے کا اہتمام کرتے ہیں انہیں فرسودہ قرار دیا جاتا ہے۔

ترقی یافتہ اور ماڈرن کہلانے کے شوق نے ہمارے مسلم معاشرے کو خصوصاً یورپ اور برطانیہ میں آباد مسلمانوں کو اس قدر مضبوطی سے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے کہ اس کے خلاف کچھ کہنا زبان درازی اور ذاتی معاملات میں دخل اندازی کہلاتا ہے اور جب ہمارے اسی معاشرے میں اس قسم کے واقعات جنم لینے لگتے ہیں تو اس وقت خدا یاد آ جاتا ہے۔

مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط اور میل جول جس قدر ہوش ربا برائیوں کو جنم دیتا ہے اس کا اندازہ ہم اس مغربی معاشرے کو دیکھ کر بخوبی لگا سکتے ہیں کہ جن کے نزدیک مقدس رشتے بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتے، نامعلوم باپوں کی اولاد کا تو کوئی حد و حساب نہیں، اس معاشرے کا امن و سکون، اخلاق، انسانی اقدار اور روابط کا نظام سب کچھ برباد ہو چکا ہے، اسلام نے تو اس مسلم معاشرے پر حد بندی لگا کر احسان عظیم کیا تھا، چنانچہ صحیح حدیث کے مطابق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا **لا یخلون رجل بامراۃ وقال ایاکم والدخول علی النساء، قالوا یا رسول اللہ ارایت الحمو، قال الحمو الموت۔**

آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی غیر مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو، پھر مزید فرمایا، خواتین کی مجلس میں داخل نہ ہونا، صحابہ نے پوچھا کہ کیا یہ پابندی شوہر کے رشتہ دار مردوں (دیور، جیٹھ) پر بھی عائد ہوتی ہے، آپ نے فرمایا، شوہر کے رشتہ دار تو بیوی کیلئے موت کا پروانہ ہوتے ہیں۔

اس مسئلہ پر علامہ محمد الصالح العثیمینؒ نے فتویٰ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ حالات کیسے بھی کیوں نہ ہوں کسی شوہر کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو اپنے بھائی کے پاس تنہا چھوڑ کر جائے، چاہے اس کا بھائی کتنا ہی قابل اعتماد، سچا، نیک کیوں نہ ہو، کیونکہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے، جنسی شہوت کسی حد یا پابندی کو قبول نہیں کرتی، اگر آپ نے پردے کی حد بندی عائد کر دی اور پھر آپ کے بھائی کی جانب سے اس پر اعتراض ہو تو آپ بلا تکلف کہہ سکتے ہیں کہ میرے بھائی میں نے یہ محض آپ کی بہتری کی لئے کیا ہے ہو سکتا ہے شیطان کبھی آپ کو گمراہ کر دے اور شہوت عقل پر غالب آ جائے اور آپ منع کردہ اعمال کے مرتکب ہو جائیں۔